FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

06- سُورَۃُ الْاَنْعَامِ

آیات : 165 ...... مَکِّیَّۃ" ...... پیراگراف :7

زمانۂ نزول:

رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے آخری دور میں، عین ہجرت سے پہلے غالباً 13 نبوی میں، سُورت ﴿الانعام﴾ اور سُورت ﴿الاعراف﴾ نازل ہوئیں۔ اس سورت میں تیرا (13) سال کی دعوت کا خلاصہ، آخری الٹی میٹم کے ساتھ آ گیا ہے۔

آیت:33 شاید ابوجہل کے اس قول پر نازل ہوئی کہ مشرکین محمد ﷺ کی ذات کو نہیں جھٹلاتے، بلکہ انہیں قرآن کی آیات سے انکار ہے۔ (سنن ترمذی: کتاب تفسیر القرآن، باب تفسیر سورۃ الانعام: حدیث 3,064 ، ضعیف)

خصوصیات

1- سورت ﴿ الْاَنعام ﴾ میں مشرکینِ مکہ کے خلاف حتمی فردِ جرم (Final Charge Sheet) بھی ہے، اُن کے شرک کی مختلف صورتوں کا بیان بھی ہے اور توحید کی مختلف قسموں کی وضاحت بھی۔ اس سورت میں مشرکینِ مکہ کے اعتراضات بھی نقل کیے گئے ہیں اور اُن کا مسکت جواب بھی دیا گیا ہے اور انہیں اجمالی طور پر ہلاکت کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔

2- کتابی ترتیب کے لحاظ سے سُورۃُ ﴿ الفاتحة ﴾ کے بعد کی چار مدنی سورتیں (البقرۃ ، آل عمران، النساء اور المائدہ)، بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم سے متعلق ہیں۔ اہلِ کتاب کو دعوت اسلام اور ان کے اور امتِ مسلمہ کے درمیان روابط سے متعلق ہیں۔

3- سورت ﴿ الْاَنعام ﴾ سے قرآنِ مجید کا مزاج بالکل بدل جاتا ہے اور اس کا رخ، بنی اسمٰعیل (بالخصوص قریشِ مکہ) کی طرف مڑ جاتا ہے۔ یہاں سے 'دو مکی سورتوں' کا آغاز ہو رہا ہے ، اور قاری کو ایک نئے پیرایۂ بیان سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔

سورۃُ الْاَنعَام کا کتابی ربط

1- سورۃ ﴿ المائدہ ﴾ میں یہود و نصاریٰ کے سیکولرازم اور ﴿ شرك فی التَّشرِیع ﴾ کا ذکر تھا۔ یہاں سورۃ ﴿ الانعام ﴾ میں دیگر چیزوں کے علاوہ مشرکینِ مکہ کے ﴿ شرك فی التشریع ﴾ کی وضاحت ہے۔

2- سورۃ ﴿ الانعام ﴾ کی آیت:6 میں قوموں کی ہلاکت کا اجمالی ذکر ہے، اگلی سورت ﴿ الاعراف ﴾ میں، تفصیلی طور پر چھ (6) قوموں کی ہلاکت کا ذکر کر کے، قریشِ مکہ کو آخری وارننگ دی گئی ہے اور اللہ کا (قانونِ ہلاکتِ اَقوام) اور (قانونِ استبدالِ اَقوام) بیان کیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- سورۃ الانعام میں ﴿ اللہ ﴾ کے مقابلے میں ﴿ غیرُ اللہِ ﴾ کی تحقیر اور (مشرکین سے مجادلے کے لیے) خود کلامی اور بحث پر مبنی کئی

سوالیہ اسالیب استعمال کیے گئے ہیں۔

(a) ﴿ غیرُ اللہ ﴾ کی ربوبیت کی تردید کے لئے ﴿ قُلْ اَغَیرَ اللہِ اَبغِی رَبًّا ؟ ﴾ (آیت:164)

(b) ﴿ غیرُ اللہ ﴾ کی عبادت اور شرك فی الدّعاء کی تردید کے لئے ﴿ اَغَیرَ اللہِ تَدعُونَ ؟ ﴾ (آیت:40)

(c) اللہ کو ولی اور کارساز بنا کر ﴿غیرُ اللہ﴾ کی ولایت کی تردید کے لئے ﴿قُل اَغیر اللہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا ؟﴾ (آیت:14)۔

(d) ﴿غیرُ اللہ﴾ کے اختیارات کی تردید کے لئے
﴿قُل اَندعُو مِن دُونِ اللہِ مَا لَا یَنفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا ؟﴾ (آیت:71)۔

(e) ﴿غیرُ اللہ﴾ کی حاکمیت اور شرک فی التشریع کی تردید کے لئے ﴿اَفَغیرَ اللہِ اَبتَغِیْ حَکَمًا ؟﴾۔ (آیت:114)

-2 مشرکین سے مجادلے کے لیے ﴿یَعْدِلُون﴾ کا لفظ دو (2) مرتبہ آیت نمبر: 1 اور 150 میں استعمال کیا گیا ہے، جو ﴿غیر اللہ﴾ کو ﴿اللہ﴾ کے برابر اور ہمسر ٹھہراتے تھے۔
﴿شِرک فِی الذّات﴾ کی تردید کے لیے مشرکین کے سامنے ایک عقلی دلیل رکھی گئی کہ جب اللہ کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے تو پھر اُس کا کوئی بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ ﴿اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ﴾ (آیت:101)

-3 توحیدِ علم کی وضاحت کے لیے بتایا گیا کہ اللہ غیب کی چابیوں کا مالک ہے (آیت:59) اُس کا علم ہر شئے پر محیط ہے (آیت:80)
اللہ تعالیٰ ہر شئے کا علم رکھتا ہے (آیت:101)۔

-4 توحیدِ تنزیہہ کی وضاحت کے لیے ﴿حمد﴾ اور ﴿تسبیح﴾ کے فرق کو ایک ہی آیت میں بیان کیا گیا۔
"وہ کھلاتا ہے ، اُسے کھلایا نہیں جاتا"۔ ﴿وَھُوَ یُطعِمُ وَلَا یُطعَمُ﴾ (آیت:14)۔

-5 توحیدِ اختیار کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتیں بیان کی گئیں۔

(a) اللہ تعالیٰ قوموں کی ہلاکت کا اختیار رکھتا ہے۔ فرمایا گیا:
کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ماضی کی کتنی ہی قوموں کو ہلاک کیا؟ ﴿اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِھِمْ﴾ (آیت:6)۔

(b) اللہ تعالیٰ نے ظالم قوموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔
﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا﴾ (آیت:45)۔

(c) کیا تم لوگ غور نہیں کرتے کہ اللہ کا عذاب اچانک بھی نازل ہو سکتا ہے؟
﴿قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللہِ بَغْتَۃً اَوْ جَھْرَۃً﴾ (آیت:47)۔

(d) اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے عذاب دے سکتا ہے۔ (1) اوپر سے یعنی بارش، بجلی وغیرہ سے (2) نیچے سے یعنی سیلاب، زلزلہ اور خسف وغیرہ سے (3) قوموں کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر کے ایک دوسرے کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ ، اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ، اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا ، وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ﴾ (آیت:65)۔

(e) اللہ تعالیٰ سلبِ سماعت، سلبِ بصارت اور مہرِ قلوب کا اختیار رکھتا ہے، کسی ﴿غَيْرُ اللّٰهِ﴾ کے پاس یہ طاقت نہیں کہ وہ لوٹا سکیں۔

﴿اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ﴾ (آیت:46)

(f) اللہ تعالیٰ انسانوں کو زمین پر خلافت عطا کر کے، عطا کردہ اختیارات و وسائل میں آزماتا ہے۔

﴿وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ ، وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ، لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ﴾ (آیت:165)

(g) اللہ زمین پر تمکین عطا کر کے، نعمتوں سے نوازتا ہے، پھر ناشکری پر انہیں ہلاک کر کے، دوسری قوموں کو میدانِ امتحان میں لے آتا ہے۔

﴿اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ﴾ (آیت:6)۔

6- توحیدِ حاکمیت اور توحیدِ تشریع کے سلسلے میں کہا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی احکامات جاری کرنے کے اختیارات ہیں، وہ حاکم اور شارع (Law-giver) ہے۔

(a) ﴿حَكَم﴾ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ صحیح حکم دیتا ہے اور بہترین فیصلے کرتا ہے۔

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ﴾ (آیت:57)۔

(b) صرف اللہ تعالیٰ ہی برحق مولا ہے، اسی کا ﴿حکم﴾ چلے گا اور وہ حساب کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہے۔

﴿مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ﴾ (آیت:62)۔

(c) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو ﴿حَكَم﴾ نہیں بنایا جا سکتا، جب کہ اس نے مسلمانوں پر مفصل اَحکام نازل کر دیے ہیں۔

﴿اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؟﴾ (آیت:114)

(d) اللہ تعالیٰ ہی حلال و حرام کے اختیارات رکھتا ہے، اللہ کا نام لے کر ذبح کیے گئے جانور ہی کھائے جا سکتے ہیں۔

﴿فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ﴾ (آیت:118)۔

(e) جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، اسے کھانے سے روک دیا گیا اور اسے ﴿فِسق﴾ یعنی نافرمانی کا نام دیا گیا۔

﴿وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ﴾ (آیت:121)۔

(f) زرعی پیداوار پر زکوۃ ادا کر کے، اس پیداوار کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی، لیکن ﴿اِسراف﴾ سے روک دیا گیا۔

﴿كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ (آیت:141)

(g) حلال وحرام کے قواعد بتائے گئے کہ اللہ کی وحی میں صرف مردار، بہتا خون، سور کے گوشت اور غیر اللہ کے نام کے ذبیحہ کو حرام کیا گیا ہے۔

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (آیت:145)

حلال وحرام کے معاملے میں، مشرکینِ مکہ نے اللہ کی شریعت سے بے نیاز ہو کر، اپنی شریعت بنالی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ یہ مخصوص مویشی ہیں، اور یہ مخصوص کھیت ہیں، جو بتوں کے لیے وقف ہیں۔ ﴿هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ﴾ (آیت 138)

"یہ جانور اور یہ کھیت ﴿غیرُ اللہ کے لیے﴾ محفوظ ہیں۔"

اسی طرح وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر حاملہ جانور کے پیٹ میں کوئی بچہ ہو تو وہ صرف مردوں کے لیے حلال ہے اور عورتوں کے لیے حرام ہے۔

﴿خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا﴾ (آیت:139)

(h) رسول اللہ ﷺ کو مشرکینِ مکہ کے خواہشاتِ نفس پر مبنی، خود ساختہ قواعد حلال وحرام کی گواہی دینے سے منع کر دیا گیا۔

﴿الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ﴾ (آیت:150)

(i) اللہ تعالیٰ نے شرک کو، والدین کی نافرمانی کو، اولاد کے قتل کو، ظاہر وباطن کی فحاشی کو اور ناحق قتل کو ﴿حرام﴾ ٹھہرایا ہے۔

﴿حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ۚ وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (آیت:151)۔

-7 توحیدِ رحمت کے سلسلے میں کئی آیات آئی ہیں۔

(a) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، سب لوگوں کو جمع کرے گا اور پھر اپنی رحمت کا مظاہرہ کرے گا، جسے اُس نے اپنی ذات پر

لازم کرلیا ہے۔

﴿ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ﴾ (آیت:12)

(b) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مطلب یہ ہے کہ روزِ قیامت، انسان کو عذاب سے بچالیا جائے۔ اسی کا نام کامیابی ہے۔

﴿ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴾ (آیت:16)۔

(c) اللہ نے رحمت کو اپنی ذات پر لازم کرلیا ہے، جو لوگ لاعلمی کی وجہ سے غلط کام کر بیٹھیں اور پھر اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ مغفرت اور رحم فرمائے گا۔

﴿ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ، اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ، ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (آیت:54)۔

(d) اللہ تعالیٰ وسیع رحمت والا ہے، لیکن روزِ قیامت عدل وانصاف کی خلاف ورزی نہیں ہوگی ، مجرموں پر سے عذاب کو نہیں ٹالا جائے گا۔

﴿ رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾ (آیت:147)۔

(e) اس کی رحمت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ نیکیوں کا اجر، دس (10) گنا زیادہ دیتا ہے، لیکن برائی کا صلہ برائی کے برابر ہی دیتا ہے۔

﴿ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ﴾ (آیت:160)۔

(f) انسان کو صاف بتایا گیا کہ اللہ نے اُسے زمین پر خلیفہ بنایا ہے اور بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے ،تاکہ ﴿ مَآ اٰتٰكُمْ ﴾ جو کچھ وسائل، عطا کیے گئے ہیں، صرف انہی میں انسان کو آزمایا جائے ،آزمائش میں فیل ہونے والوں کے لیے وہ ﴿ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ﴾ ہے اور پاس ہونے والوں کے لیے ﴿ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ ہے۔

﴿ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (آیت:165)

8- مشرکینِ مکہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بابرکت قرآن پر ایمان لائیں ، اُس کی پیروی کریں اور اسی صورت میں اُن پر رحم کیا جاسکتا ہے۔

(a) ﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ ﴾ (آیت:92)

"یہ ایک کتاب ہے ، جسے ہم نے نازل کیا ہے ، بڑی خیر و برکت والی ہے۔"

(b) ﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (آیت:155)

''یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے، ایک برکت والی کتاب، لہٰذا تم اِس کی پیروی کرو! اور تقویٰ کی روش اختیار کرو ! بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

9- توحید کی ﴿صراطِ مستقیم﴾ اور قرآن کی طرف دعوت دی گئی۔

(a) مشرکینِ مکہ کو بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ ملتِ ابراہیمی کی پیروی کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ موحد تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

﴿قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ، دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ (آیت:161)۔

(b) مشرکینِ مکہ کو دعوت دی گئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سیدھے راستے کی پیروی کریں ، جو توحید اور نجات کا واحد راستہ ہے۔

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ﴾ (آیت:153)۔

10- توحیدِ الوہیت اور توحیدِ عبودیت کو ثابت کرنے کے لیے، خالقیت اور ربوبیت سے استدلال کیا گیا۔

(a) صرف اور صرف اپنے ﴿خالق﴾ اور اپنے ﴿رب﴾ کی ﴿عبادت﴾ کا حکم دیا گیا، جس کے علاوہ کوئی ﴿اِلٰہ﴾ نہیں ہے۔

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ، فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ" ﴾ (آیت:102)

(b) رسول ﷺ کو وحی کی پیروی کرنے ، صرف اور صرف اللہ کو ﴿اِلٰہ﴾ تسلیم کر لینے اور مشرکین سے اعراض کا حکم دیا گیا۔

﴿اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴾ (آیت:106)

● سورۃُ الانعام کا نظمِ جلی:

سورۃ الانعام سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 73 : پہلے پیراگراف میں، مشرکینِ مکہ (بنی اسمٰعیل) سے مناظرہ اور مجادلہ کر کے ان کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی ہے۔

پہلے اللہ کا تعارف ہے کہ وہ خالقِ ارض و سماء ہے اور انسان کو مقررہ وقت تک اس زمین پر رکھے گا، مکمل علم رکھتا ہے۔ پھر مشرکینِ مکہ کے خلاف فردِ جرم (Charge Sheet) ہے۔

مشرکینِ مکہ مخلوق کو خالق کے برابر سمجھتے ہیں (1) شک میں مبتلا ہیں (2) ہر محکم دلیل کے باوجود اعراض واجتناب کا رویہ اختیار کرتے ہیں (4) حق کو جھٹلا کر اس کا مذاق اڑاتے ہیں (5) ،قرآن کو کھلا جادو سمجھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے؟ یہ منکرِ آخرت ہیں، انہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جمع کرے گا (13) ضدی اور ہٹ دھرم ہیں ، کسی دلیل پر غور نہیں کرتے ،قرآن کو پچھلے لوگوں کی کہانیاں کہہ کر ٹال دیتے ہیں (26) روزِ قیامت نادم وشرمسار ہوں گے (28) منکرِ آخرت ہیں، صرف دنیا کی زندگی ہی کو تسلیم کرتے ہیں (29) حِسّی معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں (37)

اللہ تعالیٰ کی قدرت، طاقت، ولایت اور اختیار کو ثابت کیا گیا کہ وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے اور اس قرآن کے ذریعے انہیں خبردار کیا جا رہا ہے (آیت:19)

مشرکینِ مکہ کے سامنے توحید کے آفاقی دلائل رکھے گئے (38)۔ پھر انفسی دلائل رکھے گئے کہ انسان عذاب کے موقع پر غیر اللہ کو بھول جاتا ہے اور اللہ ہی کو پکارتا ہے (30)۔ پھر تاریخی دلائل رکھے گئے کہ سخت دل قوموں کو پہلے دکھ کے امتحان میں مبتلا کیا جاتا ہے، پھر سکھ کے امتحان میں اور بالآخر انہیں ہلاک کر دیا جاتا ہے (45)۔ اور ظالم قومیں ہلاک کر دی جاتی ہیں (47)۔

منصبِ رسالت کی وضاحت کر کے اللہ اور رسول کی صفات کا فرق واضح کیا گیا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام رسول لوگوں کو خوش خبری دینے کے لیے اور خبردار کرنے کے لیے بھیجے جاتے ہیں (48)۔ ان کے پاس خزانے بھی نہیں ہوتے اور غیب کا مکمل علم بھی نہیں ہوتا، بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ کی وحی کی پیروی کرتے ہیں (50)۔ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ صبح شام اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے والے صحابہؓ کا ساتھ نہ چھوڑیں۔

(52)۔ نبی ﷺ کو ﴿مِن دُونِ اللّٰہِ﴾ کی عبادت سے روک دیا گیا ہے (56)۔ رسول کے پاس قوموں کو عذاب دینے کا اختیار نہیں ہوتا ، بلکہ یہ اللہ کا اختیار ہے (57)۔ اگر یہ اختیار ہوتا تو ان کا فیصلہ چکا دیا جاتا (58)۔ غیب کے خزانوں کی چابیاں بھی نبی ﷺ کے پاس نہیں ہیں ، بلکہ ان کا علم صرف اللہ کے پاس ہے (59)۔ اللہ تعالیٰ ہی موت دیتا ہے۔ رسول ﷺ کو ان ضدی لوگوں سے اعراض کرنے کی ہدایت دی گئی، جو دنیا کے لھو ولعب میں مبتلا ہیں، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے (70)۔ نبی ﴿من دون اللہ﴾ سے دعا بھی نہیں کر سکتا، جو نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے (71)۔ نبیوں کو اسلام قبول کرنے ،نماز قائم کرنے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے ہی کا حکم دیا گیا ہے (72)۔ حکیم وخبیر با اختیار خدا قیامت کو برپا کر کے رہے گا۔ (73)

2- آیات 74 تا 94: دوسرے پیراگراف میں، انبیاء کی تاریخ دعوتِ توحید کی روشنی میں، مشرکینِ مکہ سے مناظرہ اور مجادلہ کیا گیا

مشرکینِ مکہ کو سمجھایا گیا کہ انہیں حضرت ابراہیمؑ کی زندگی سے سبق حاصل کر کے اپنے باپ دادا کے عقیدۂ شرک کو ترک کر کے

عقیدۂ توحید اختیار کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیمؑ نے ہر تکلف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے والد اور اپنی قوم کو صاف کہہ دیا کہ میں آپ لوگوں کو صریح گمراہی میں پاتا ہوں۔ ﴿اِنِّیْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (74)
حضرت ابراہیمؑ نے غور وتدبر سے کام لے کر پہلے ستاروں کو خدا ماننے سے انکار کردیا، پھر چاند کو اور پھر سورج کو اور بالآخر اس نتیجے پہ پہنچے کہ زمین آسمان کا خالق ہی عبادت کے لائق ہوسکتا ہے (79)۔ حضرت ابراہیمؑ کی قوم نے بھی (مشرکینِ مکہ کی طرح) اپنے خداؤں کی مار سے حضرت ابراہیمؑ کو ڈرایا، لیکن وہ ﴿غیرُ اللہ﴾ کی تخویف سے بالکل نہیں ڈرے اور بتایا کہ اہلِ توحید ہی کو امن حاصل ہوسکتا ہے، اہلِ شرک اور اہلِ ظلم کے لیے کوئی امن نہیں (81)۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو دلیل وبرہان کی حجت عطا کر کے ان کے درجات بلند کیے (82)۔
حضرت ابراہیمؑ کے بعد دیگر انبیاء کی دعوتِ توحید کا ذکر کر کے مشرکینِ مکہ کو توحید کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ حضرات اسحٰقؑ، یعقوبؑ نوحؑ، داودؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، الیاسؑ، اسمٰعیلؑ، یسعؑ، یونسؑ اور لوطؑ سترہ (17) پیغمبروں کا ذکر کیا گیا کہ ان سب کو بھی توحید کی ہدایت دی گئی تھی۔ اگر یہ جلیل القدر پیغمبر بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہوجاتے (88)۔ مشرکینِ مکہ کو بتایا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اس طرح صحیح اِدراک نہیں کیا، جیسا کہ اُس کا حق ہے اور یہ صرف وحی کی روشنی میں ہی ممکن ہے (91)۔ تورات کے بعد اب قرآن کی صورت میں اس مبارک وحی کا نزول ہوا ہے، تاکہ اُمّ القریٰ (مکہ) اور اس کے اطراف واَکناف کے لوگوں کو خبردار کیا جائے (92)۔ قریش کی متکبر اور مفتری قیادت کو عالمِ نزع اور عذابِ قبر سے ڈرایا گیا (93)۔ مشرکینِ مکہ کے خودساختہ عقیدۂ شفاعت کی تردید کی گئی (94)۔

3- آیات 95 تا 113: تیسرے پیراگراف میں، ابطالِ شرک اور اثباتِ توحید کے لئے آفاقی دلائل سے مناظرہ اور مجادلہ کیا گیا

اللہ تعالیٰ کی صفات کے ذریعے اس کا مزید تعارف کرایا گیا کہ وہ رب بھی ہے، زندگی اور موت کے اختیارات رکھتا ہے (95)۔ چاند اور سورج کی گردش کا اختیار رکھتا ہے (96)۔ بارش کے ذریعے سبزیاں اور پھل فراہم کرتا ہے، لیکن مشرکینِ مکہ ان تمام دلائل کے باوجود، فرشتوں اور جنات کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں منسوب کرتے ہیں (100)۔ عقلی دلیل پیش کی گئی کہ اس کی اولاد کیسے ہوسکتی ہے، جب کہ کوئی اس کی بیوی ہی نہیں (101)۔ مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں اپنے خالق اور ربّ کو، اِلٰہ اور حاکم تسلیم کرنے کی دعوت دی گئی (آیت:102)۔
نومسلم صحابہؓ کو ہدایت دی گئی کہ دعوت میں شائستہ زبان استعمال کریں۔ مشرکین کے خداؤں کے لیے غلط زبان استعمال کرنے سے پرہیز کریں، ورنہ مشرکین بھی لاعلمی میں اللہ تعالیٰ کو برا بھلا کہہ سکتے ہیں (108)۔
مشرکینِ مکہ کے مطالبات کا جائزہ لیا گیا کہ یہ حِسّی معجزات کا مطالبہ کررہے ہیں، لیکن یہ اس قدر ضدی لوگ ہیں کہ اگر

اللہ تعالیٰ ان پر فرشتے بھی نازل کرتا، قبروں سے مردے اٹھ کر ان سے گفتگو کر لیتے اور دنیا کی ہر چیز ان کے لیے جمع کر دی جاتی تب بھی یہ ایمان نہ لاتے۔

4- آیات 114 تا 121: چوتھے پیرا گراف میں، ﴿شرك فى التشريع﴾ کی تردید کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہلوایا گیا کہ مفصل کتاب کے نازل کیے جانے کے بعد وہ کسی غیر اللہ کو اپنا ﴿حَـكَـم﴾ اور اپنا ﴿شارِع﴾ نہیں تسلیم کر سکتے (114) جب کہ اللہ کا قانون صدق وعدل پر مبنی ہے (115)۔ اس کے برخلاف مشرکینِ مکہ ظن وخرص سے کام لے رہے ہیں (116)۔

ماکولات میں حلال وحرام کی وضاحت کی گئی کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کیے گئے جانور ہی کھائے جا سکتے ہیں (118)۔ ﴿غير الله﴾ کا نام لے کر ذبح کیے گئے جانور نہیں کھائے جا سکتے (121)۔

4B- آیات 122 تا 135: اس پیرا گراف میں، قریش کی ﴿مجرم اور مغرور قیادت﴾ کے مکروفریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے

قریش کی مکار قیادت ﴿أکابر مجرمین﴾ کو متنبہ کیا گیا کہ روزِ قیامت یہ عذابِ شدید سے دوچار کیے جائیں گے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہمیں بھی رسول بنایا نہیں جاتا (124)۔ اللہ تعالیٰ اہلِ ہدایت کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، جب کہ گمراہ لوگوں کے سینے گندگی سے تنگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایمان نہیں لاتے (125)۔ توحید کی دعوت ہی صراطِ مستقیم ہے۔ (آیت 126) اس کا ثمرہ جنت ہے (127)۔ انسانوں اور جنات دونوں کو آزادیٔ اختیار عطا کی گئی ہے، لیکن وہ ایک دوسرے کو گمراہ کرتے ہیں۔ اختیار کے صحیح وغلط استعمال پر جزاوسزا کا انحصار ہے۔ روزِ قیامت یہ پچھتائیں گے اور خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کھو کر آخرت اور رسالت کا انکار کرتے رہے۔

آخر میں قانونِ ہلاکتِ اقوام اور قانونِ استبدالِ اقوام کی وضاحت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو لاعلمی میں ظالمانہ طور پر ہلاک نہیں کرتا۔ قریش کو دھمکی دی گئی کہ اب آپ اپنی جگہ کام کریں اور ہم اپنی جگہ، بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس انجام بہتر ہوگا؟ ظالم ہرگز فلاح نہیں پا سکتے (135)۔

5- آیات 136 تا 154: پانچویں پیرا گراف میں، قریش کی بدعات کا ذکر کر کے ان کے ﴿شرك فى التشريع﴾ کی وضاحت کی گئی ہے۔

مشرکین پر فردِ جرم عائد کی گئی کہ یہ مویشیوں اور کھیتیوں میں اللہ کے علاوہ ﴿غَيْرُ الله﴾ اور ﴿شُرَكَاء﴾ کے حصے مقرر کیا کرتے ہیں (136)۔ قتلِ اولاد کے مرتکب ہیں (137)۔ بعض کھیتیوں اور جانوروں کے حلال وحرام کے سلسلے میں من گھڑت قوانین کے پیروکار ہیں (آیت 139)۔ اللہ پر جھوٹ باندھ کر اللہ کے رزق کو علم کے بغیر حرام ٹھہراتے ہیں (140)۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کو ﴿شـارِع﴾ تسلیم کرنے کے بجائے، یہ خود شارع بن گئے ہیں۔

مسلمانوں کو ہدایات دی گئیں کہ وہ اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھیں۔ کھیتی کٹنے پر پیداوار کی زکوۃ ادا کریں۔ اِسراف سے بچیں

(141)۔ اللہ کے رزق کو استعمال کریں ،لیکن شیطان کی پیروی سے بچیں(142)۔
اَلْاَنْعَام (8 مویشیوں) کا ذکر کر کے بتایا گیا کہ اللہ نے ان میں سے کوئی چیز بھی حرام نہیں کی۔صرف مردار ، بہتا خون، سور کا گوشت اور اللہ کے نام کے بغیر ذبح کیے گئے جانور ہی حرام کیے گئے ہیں۔حلال وحرام کے تشریعی قوانین اللہ کی رحمت کی دلیل ہیں۔ وہ وسیع رحمت والا ہے ،لیکن مجرموں سے عذاب نہیں ہٹایا جائے گا ، جو ظن وخرص سے کام لے کر خود ﴿شارع﴾ بن کر حلال وحرام کے قوانین بنا رہے ہیں، اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں،آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور دوسری ہستیوں کو اللہ کے برابر قرار دیتے ہیں(150)۔ مسلمانوں کو ہدایات دی گئیں کہ وہ شرک سے بچیں، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کریں، قتلِ اولاد اور ظاہر وباطن کی فحاشی سے بچیں، قتلِ نفس اور یتیموں کا مال کھانے سے پرہیز کریں، ٹھیک ٹھیک تولیں، گفتگو میں بھی عدل کو ملحوظ رکھیں، اللہ کے عہد کو پورا کریں(152)۔یہی صراطِ مستقیم ہے، اِسی پر چلیں (153)۔انہی بنیادی باتوں کی تورات میں بھی تعلیم دی گئی تھی(154)۔

6- آیات 155 تا 165: چھٹے اور آخری پیراگراف میں، ﴿دعوتِ توحید کا خلاصہ﴾ بیان کر کے قرآن کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے

قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی صورت میں آخری ہدایت آچکی ہے۔اب اس کی پیروی کرنے پر ہی ان پر رحم کیا جائے گا ۔دینِ ابراہیمی میں تفرقہ پیدا کرنے والوں سے رسول اللہ ﷺ کا کوئی تعلق نہیں ہے(158)۔ یہ ملتِ ابراہیمی کی اَساس پر سیدھا دین ہے اور صراطِ مستقیم ہے۔حضرت ابراہیمؑ مشرک نہیں تھے (161)۔نماز ہو یا قربانی ،زندگی ہو یا موت سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہونا چاہیے ،شرک سے بچ کر اللہ کی بندگی اختیار کرنی چاہیے ۔روزِ قیامت دوسرے بوجھ نہیں اٹھائیں گے،اس لیے انسان کو خود اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے (164)۔
آخر میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو خلیفہ بنا کر بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی، تاکہ ﴿ لِيَبْلُوَكُمْ فِيمَا آتَاكُمْ ﴾ یعنی جو کچھ عطا کیا گیا ہے، اس میں آزمائش اور امتحان لیا جائے اور اللہ تعالیٰ ﴿سَرِيعُ الْعِقَابِ﴾ بھی ہے اور ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ بھی ہے (165)۔

مرکزی مضمون

بنی اسمٰعیل میں ملتِ ابراہیمی اور عقیدۂ توحید کے سچے وارث ، قریش (مشرکینِ مکہ) نہیں ، بلکہ محمد ﷺ ہیں۔بنی اسمٰعیل (مشرکینِ مکہ) سے مباحثہ ومجادلہ کرتے ہوئے ،شرک کی مختلف قسموں پر تنقید کے بعد، توحید کی قسمیں اور توحید کے تقاضے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ قریش کو اللہ کی حاکمیت اور تشریع کے بارے میں صاف صاف بتا دیا گیا کہ حلال وحرام صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس بارے میں قریش کی بدعات خود ساختہ ہیں۔